## مناحثه ومكالمه

ڈاکٹر محمد شہباز منج \*

## فكرِمغرب: بعض معاصر مسلم ناقدين كے افكار كا تجزيه (١)

مغربی فکر ہے متعلق ہمارے یہاں کے علمی حلقوں میں بالعموم دورو ہے بائے جاتے ہیں۔ایک بید کہ مغربی فکر معیادِ
حق ہے،اس کے حاصلات کو خصرف بید کہ دونہیں کرنا چاہیے بلکہ نعمت غیر متر قبہ بیجھتے ہوئے قبول کر لینا چاہیے۔اس
رو ہے کے حامل مذہبی عقا کہ ونظریات کے مغربی نتائج فکر سے نظابی کو معراج علم خیال کرتے ہیں۔ان کے زدیک
مذہب کی اس دور میں سب سے بڑی خدمت اس کے ذریعے بیٹابت کر دینا ہے کہ اے مغرب بمتند ہے'' تیرا'' فرمایا
ہوا۔ یہاں تک کہ وہ اس کوشش میں مسلمات و ہدیہیا ہے دین کوبھی تاویل کی سان پرچڑ ھادیتے ہیں۔ دوسرا روبیہ بیہ
ہوا۔ یہاں تک کہ وہ اس کوشش میں مسلمات و ہدیہیا ہے دین کوبھی تاویل کی سان پرچڑ ھادیتے ہیں۔ دوسرا روبیہ بیہ
کہ مغربی فکر اور اس کے حاصلات لغو، لا یعنی اور باطل محض ہیں۔ بیائل اسلام کے لیشچر ممنوعہ کاعکم رکھتے ہیں۔ مغرب
کی کسی بھی چیز کوا پنالینا یا ہے درست بھے تاب دارائل محت ہیں ہوا ہوا کہ دونوں رو نے افراط وتفر پطا اور دو
انہوں سے عبارت ہیں۔ اول الذکر سے متعلق ہمارے ہاں بہت کچھکھا گیا ہے اور ایک تسلسل کے ساتھ کھھا جارہا ہے
انہوں سے عبارت ہیں۔ اول الذکر سے متعلق ہمارے ہاں بہت کچھکھا گیا ہے اور ایک تسلسل کے ساتھ کھا جارہا ہے
مضامین شائی مور ہے ہیں۔ ایک بخض ایسے رسائل بھی سامنے آ بچے ہیں جو با قاعدہ اس رو ہے کے تر جمان ہیں۔ اس مضامین شائع ہور ہے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے رسائل بھی سامنے آ بچے ہیں جو با قاعدہ اس رو ہے کے تر جمان ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس کوشش ہیں۔ ہم
مضامین شائع ہور ہے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے رسائل بھی سامنے آ بچے ہیں جو با قاعدہ اس رو ہے کے تر جمان ہیں۔ اس دانشوروں کا فکار ونظریات کا ہم موضوع بنایا جائے۔ ہماری پیگز ارشات اس خمن میں ایک کوشش ہیں۔ ہم

سائنس وٹیکنالوجی اور مذہب: یہ دانشوراپی تفیدِ مغرب میں جونتائے سامنے لاتے ہیں ان میں سے ایک بیہ ہے کہ مغربی سائنس وٹیکنالوجی مغرب اور نظام ہر مایہ داری کا ایک جال ہے جواس نے دنیا کو اپنے دام میں پھنسانے کے لیے بچھار کھا ہے۔ سائنس مذہب کی دشمن ہے۔ اس کی اپنی مخصوص اقدار ہیں، جو مذہبی اقد ارسے متصادم ہیں۔ چنانچہ سائنس مذہبی جوش و جذبے کو تباہ کرتی اور آدمی کو مذہب بیزار بناتی ہے۔ یہ سمجھنا کہ اسلام یا اسلامی فکر و تہذیب کا

ــــــ ماهنامه المشويعة (۲۵) فروري۲۰۱۴ ــــــــ

موجودہ سائنس کی ترقی میں کوئی کردارہے، ایک بے سند مفروضہ ہے۔ سائنس مقاصدِ اسلام کے حصول میں مددگار کیا ہوگی وہ توالٹا اس کے مقاصد میں سدّ راہ ہے۔ مسلمان اگر واقعی اسلامی معاشرہ تفکیل دینے کے خواہاں ہیں توانہیں موجودہ سائنس وٹیکنالوجی اور اس کے مظاہر کورد کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ سائنسی تحقیقات کی بنیاد پرکسی اخلاقی قدر کا اثبات نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ سائنسی تجربات کا دائرہ 'کیا ہے' اور 'کس طرح' ہے سے عبارت ہے، جبکہ اخلاقیات کا مہم کو الدمخش جہالت سے عبارت ہے، جبکہ اخلاقیات کا 'کیا بہتر ہے' اور 'کیا ہونا چا ہے' ہے۔ لہذا اخلاقیات میں سائنس کا حوالہ محض جہالت وفادا نی ہے۔

سائنس وٹیکنالوجی اور مذہب کے حوالے سے ہمارے ممدوح دانشوروں کے بہ خیالات اپنی کلیت میں بدیمی اسلامی تعلیمات اورنصوص شرعیہ سے متصادم ہیں اوران میں صرح تضاد و تناقض بایا جاتا ہے ۔ان کے نصوص شرعیہ کی روشنی میں محاکمے سے پہلےان کے اندموجود تضاد و تخالف پرایک نظر ڈال لینامناسب ہوگا۔ان حضرات کا ایک طرف موقف پیہ ہے کہ سائنس کوغیراقداری سمجھناغلط ہے،اس کی اپنی مخصوص اقدار ہیں۔ بیابی ان اقدار کی بقاحیا ہتی اوراس کے لیے مسلسل کارفر مارہتی ہے۔لیکن دوسری طرف کہتے ہیں کہ سائنس کا اقدار سے پچھے علاقہ ہی نہیں۔' کیاا چھاہے'،' کیوں ہے'، کیا ہونا چاہیے'اس کے دائرہ کارسے باہر کی چیزیں ہیں،اسے محض' کیا ہے'اور کس طرح ہے' سے بحث ہے۔ بیواضح تضاد و تناقض ہے۔ہم ان حضرات سے عرض کرتے ہیں کی جناب آپ کے خیالات سے تین باتیں نکل سکتی ہیں؛ ایک بیر کہ آپ کے خیال میں سائنس فی نفسہ اقداری ہے؛ دوسری بیر کہ سائنس نفس الامر میں غیراقدای ہے؛اورتیسری پہ کہسائنس خودتو غیراقداری ہے،البیتہ مروراہام سے کچھلوگوں پاکسی خاص قوم نے اس میں کچھخصوص اقدار داخل کردی ہیں۔اگرآپ پہلی بات کے قائل ہیں تو آپ اس استدلال میں حق بجانب نہیں کہ اقدار واخلا قیات سائنس کے دائرے کی باتیں نہیں۔(واضح رہے کہ ہات صرف اقدار کی موجود گی کے قائل ہونے کی ہورہی ہے، یہ بحث غیر متعلق ہوگی کہ سائنسی اقدار مذہب کی اقدار سے مختلف ہیں )اورا گرآپ دوسری یا تیسری بات کو درست سمجھتے ہیں تو آپ کی سیساری بحث لا یعنی ہو جاتی ہے کہ سائنس اقداری ہے۔ تیسری بات کی صورت میں آپ کے لیے بحث کا میدان صرف سائنس میں اقدار کا دخول پااس کےجسم ناتواں پرایک نامناسب بوجھ لادنے کا ذمہ دار طبقہ رہ جاتا ہے کہاس نے اس بے جاری کو کیوں تکلیف مالا بطاق دی ہے۔اقدار کے حوالے سے ہمارے کے نز دیک سائنس کی حیثیت کیا ہے؟اس کاتعین ہماری اگلی بحث سے خود بخو د ہو چائے گا۔

سائنس وٹیکنالوبی کے ندہب دشمن اور مذہب بیزاری کا ذریعہ ہونے کا نظرید فی الواقع مغرب کے نشأ ۃ ٹانیہ سے کہ کے مسیحی اہلِ مذہب کے مسیحی اہلِ مذہب کے علم وسائنس دشمن رویے کا تسلسل ہے، اہلِ اسلام کو یہ کسی صورت زیب نہیں دیتا علمی تحقیقات اور سائنس وٹیکنالوبی سے متعلق اپروچ اور رویے کے باب میں مسیحیت اور اسلام میں قطعاً مغائرت ہے۔ ہمارے سائنس مخالف دانشور اس بدیمی حقیقت کو ماننے سے نہ صرف اعراض کرتے بلکہ اس کے خلاف طول طویل لا لیمنی دلائل پیش کرتے ہیں، جسے خود عام مغربی اہلِ علم ہی نہیں اہلِ سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے میں اہلِ سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں اہلے علم مغربی اہلِ سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں اہلِ سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں اہلِ سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں اہلے سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں اہلے سائنس واضح طور پرمحسوس کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں کرتے ہیں ، جسے خود عام مغربی اہلے علم ہی نہیں اہلے ہی نہیں اہلے علم ہی نہیں اہلے علم ہی نہیں اہلے علم ہی نہیں اہلے علی ہی نہیں اہلے علم ہی نہیں اہلے علم ہی نہیں اہلے ہی نہیں ہی نہیں اہلے ہی نہیں اہلے ہی نہیں اہلے ہیں اہلے علی ہیں اہلے ہی نہیں اہلے ہی نور اہلے ہیں اہلے ہی نہیں اہلے ہیں اہلے ہیں اہلے ہی نہیں اہلے ہیں اہلے ہیں اہلے ہیں اہلے ہیں اس کر نہ ہیں اہلے ہیں ا

ـــــــ ماهنامه المشويعة (٢٦) فروري ٢٠١٧ ــــــــ

ہیں۔ مغربی اہل سائنس تسلیم کرتے ہیں کہ مغرب کے مذہب خالف مادہ پرست سائنسدان مذہب وسائنس پر گفتگو کرتے ہوئے یہودیت وعیسائیت ہی کوسا منے رکھتے ہیں اور بیسو چنے کی زحمت گوارانہیں کرتے کہ کوئی مذہب ایسا بھی ہوسکتا ہے جس کا سائنس سے متعلق روبیہ یہودیت وعیسائیت سے مختلف ہو۔ اسلام سے متعلق غیر صحیح معلومات نے ان کو اس مذہب کے خلاف مذکورہ مذاہب سے بھی زیادہ متعصب بنادیا ہے۔ بدالفاظ دیگر ان کے خیال میں اسلام ان کو اس مذہب کے خلاف مذکورہ مذاہب سے بھی زیادہ متعصب بنادیا ہے۔ بدالفاظ دیگر ان کے خیال میں اسلام یہودیت وعیسائیت سے بڑھ کراوہام وخرافات پر ہنی ، غیر صحیح اور سائنس سے متصادم ہے۔ (۲) کیا اس حقیقت کی روشنی میں اسلام اور سائنس کے باب میں مغرب کے طحد بن اور ہمارے زیر نظر حامیانِ اسلام دونوں کے نتائج فکر کیساں قرار نہیں باتے ؟ کیا دونوں ہی کی رائے نے نہیں بنتی کہ اسلام اور سائنس کا با ہم کوئی نا تانہیں ، ایک دوسر کا دشمن اور اسلام کے تنہا خیر راہ میں رکاوٹ ہے؟ بایں ہم شم ظریفی ملاحظہ ہو کہ مغرب کے طحد اسلام دشمن ہیں اور ہمارے دانشور اسلام کے تنہا خیر خواہ ایعنی :

## تمهاری زلف میں پیچی توحسن کہلائی وہ تیرگی جومرےنامۂ سیاہ میں تھی

ہماری رائے میں زیر بحث تناظر میں مغرب کے مذہب وشمن ملحدین اور اہلِ سائنس ہائنس کے حق اور مذہب کے خلاف تعصب میں مبتلامسلم مقلدین مغرب اور مذہب کے حق اور سائنس کے خلاف تعصب کا شکار مسلم اہل قلم سنیوں ایک ہی زمرے میں شار کیے جانے کے لائق ہیں ۔اس لیے کے بتیوں میں یہ قدر مشترک ہے کہ مذہب اور سائنس باہم مغائر و مخالف ہیں۔اگراس بات کے ثبوت فراہم ہوجا کیں کہ مذہب اور سائنس یا (مغرب میں یہودیت سائنس باہم مغائر و مخالف ہیں۔اگراس بات کے ثبوت فراہم ہوجا کیں کہ مذہب اور سائنس یا (مغرب میں یہودیت و مسجدت ہی کے مذہب کے نمائندہ ہونے کی غلطی فہمی کو لمحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہنا چاہیے کہ )اسلام اور سائنس میں کوئی و شمنی نہیں تو تنیوں کے تصورات کا بیک وقت ابطال ہوجا تا ہے۔اور اس کے ثبوت نہایت بدیمی ہیں۔ چندا کے مختفراً ما حظ فریا۔ سے:

سائنس کے کہتے ہیں؟ اس سوال کے ماہرین کی طرف سے دیے گئے چند جوابات یہ ہیں: پیطبیعی کا نئات کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ اور اس سے متعلق بنیادی حقائق کا مطالعہ ہے۔ (۳) اس کے معنی جانے اور سکھنے کے ہیں۔ کا غیر جانبدارانہ مشاہدہ اور اس سے متعلق بنیادی حقائق کو مرتب اور منظم کرنے کا ماس کا مطلب علم ہے۔ (۵) یہ مشاہدے سے دریافت ہونے والے نتائج یا علمی حقائق کو مرتب اور منظم کرنے کا نام ہے۔ (۲) یہ تجرباتی علوم وحکمت یا فطری وطبیعی مظہر کا با قاعدہ علم یاالیں سے ان کی ہو، یا ستقر ائی منطق سے معلوم کی گئی ہو، یاطبیعی حقائق کو وہ علم ہے، جو مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہو۔ (۷) اس کے معنی غیر جانبداری سے حقیقت کے کسی پہلوکا با قاعدہ مطالعہ کرنا ہیں۔ (۸) خلاصہ یہ کہ سائنس عبارت ہے علم ، معلومات ، مشاہدے و تجربے بھائق کے غیر جانبدارانہ مطالعہ استقر ائی منطق سے حقیقت واقعہ تک رسائی سے۔ اب دیکھیے مذہب کو بھی ان چیز وں سے کوئی سروکارہے بیانہیں۔

قاری ہے کثرت اور تکرار کے ساتھ علم ،مشاہدے ، تدبر وَفکر اور حقائق کے غیر جانبدارانہ مطالعے کا مطالبہ کرتا ہے ۔ حاننے ، شکھنے اور علم حاصل کرنے کے حوالے سے قرآن کے مثبت روپے کا انداز ہ اس سے لگائے کہ اس کے مطابق انسان کو اس کی تخلیق کے بعد سب سے پہلے علم الاشیا دیا گیا اوراس بنا پر اسے فرشتوں پر فضیلت بخشی گئی \_(البقرہ: ۳۰۰–۳۳۰) قرآن نے سب سے پہلے علم وتعلم کی اہمیت اجا گر کی ۔اس کے نزول کی ابتدا ہی علم وتعلیم سے متعلق آبات سے ہوئی ۔(العلق ۱:۹۲-۵)اس نے واضح کیا کہ علم والے اور نے علم برابرنہیں ہو سکتے۔ ( الزمر ۹:۳۹)علم والےاللہ کے ہاں صاحبان فضل و کمال ہیں۔(المحادلہ۱۱:۵۸)اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو ابل علم بیں \_ (الفاطر ۲۸:۳۵) اہل علم ہی اللہ کی پیش فرمودہ مثالوں کو بیجھتے ہیں \_ (العنکبوت ۲۹:۳۳) نبی آخرالز مان صلی الله علیه وسلم کی بعثت کا ایک اہم اور بنیا دی مقصد ہی تعلیم دینا ہے۔( الجمعہ۲:۲) چنانچہ اس نے تعلیم دی کہ یرورد گارِ عالم سے اپنے علم میں پیہم اضافے کی استدعا کرتے رہو۔ (ط۴۲۰-۱۱۴) جہاں تک مشاہدے، تج بے، تدبر فی الخلق کے ذریعے حقیقت تک رسائی کاتعلق ہے تو قر آن حکیم نے اس براس قدر زور دیا ہے کہ اس کے مقدس اوراق میں سے کم ہی اس سے خالی ہوں گے قر آن کے نقطہ نظر سے ذکر خداوندی کی ترجیحی اہمیت محتاج دلیا نہیں، کیکن اس کے نزدیک اس کے ساتھ بھی تدبر لازم ہے۔وہ اصل اہل ذکر انہی کو مانتا ہے جوذ کر الٰہی کے ساتھ ساتھ تخلیق ارض وسا میں غور وفکر حاری رکھتے ہیں۔( آل عمران۱۹۱:۳) ایک عام آ دمی بھی جانتا ہے کہ سائنسدان جانووں ،زیین وآ سان اور پہاڑوں وغیرہ کی ساخت براوران ہے متعلق دیگرامور برتحقیقات پیش کرتے ہیں۔قرآن یکاریکار کا کہدرہاہے کہان چزوں میں بلاشیاللّٰد تعالٰی کی نشانیاں ہیںاورانسانوں کو ترغیب دیتاہے کہوہ اس سلسلہ میں مشاہدہ اورتفکر ویڈبر سے کام لیں۔(الغاشیہ۱۸:۸۸–۲۰؛ ق ۲:۵۰) مشاہدہ اور تدبر فی الخلق کی اہمیت کے پیش نظر قر آن نے ان لوگوں کو حیوانوں سے بھی بدتر اور جہنمی قرار دیاہے، جوابے قوائے حسی کومشاہدہ فطرت اور ذہنوں کوتفکر و تدبر کے لیے استعال نہیں کرتے۔(الاعراف2:۱۷۹)

قرآن کی دعوت فکر و تد برکے خمن میں یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قرآن کریم نے کسی مظہر فطرت کو دکھ کر اس پرغور وفکر کے بغیر آگے گزرجانے کونا فر ما نوں کی نشانی بتایا ہے (وَ کَ ایّن مِّن ایّنهٔ فِی السَّموٰتِ وَ الْاَدُ ضِ اس پرغور وفکر کے بغیر آگے گزرجانے کونا فر ما نوں کی نشانی بتایا ہے (وَ کَ ایّن مِّن ایّنهٔ فِی السَّموٰتِ وَ الْاَدُ پرغور وفکر یَ مُمثر وُن وَ عَلَیْهَا وَ هُم عَنْهَا مُعُوضُون کَ یوسف ۱۱:۵۰۱) اور ابل علم کے مطابی کے مطابی کے دمرے میں آتا ہے۔ اس کرکر دینا ، اس سے پہلے کہ اس کی حقیقت پوری طرح منتشف ہو ، اس سے اعراض کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو بی تکم ہے کہ جب موجودات قدرت میں سے کوئی چیز اس کے نوٹس میں آئے تو اسے نظر انداز نہ کرے ، بلکہ اس کے مشاہدے اور مطالع کا حق ادا کرے ، اس کی حقیقت اور اصلیت کو پوری طرح سمجھے ، اور خدا کی حکمتیں ، جو اس کے اندر پوشیدہ ہیں ، ان سے پوری طرح واقف ہونے کی کوشش کرے ۔ گویا جب تک کسی چیز کی حقیقت پوری طرح واضح نہ ہو جائے ، مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی تحقیق و تجسس کو جاری رکھے ۔ حضور صلی اللہ علیہ و تا کم کی طرف سے امت کو سکھائی گئی یہ دعا ہمی اس مطلب کی تائید کرتی ہے : السلہ ہم ار نیا الم حق حقا و ادر قانا علیہ و تا کہ میا کو بادی اللہ ہم ار نیا الم حق حقا و ادر قانا

\_\_\_\_ ماهنامه المشريعة (۲۸) فروري۲۰۱۴ \_\_\_\_

اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه اللهم ارنا الاشیاء کماهی. "اے خدا! ہم کوصدات بطور صداقت بطور صداقت کے دکھادے اوراس سے بیخے کی صداقت کے دکھادے اوراس سے بیخے کی توفیق عطافر ما۔ اے خدا! ہمیں اشیا کواس طرح سے دکھادے جیسی وہ در حقیقت ہیں۔" نبی مکرم صلی الله علیہ وسلم کی بیدعا گویاسائنسی طریق تحقیق کی حمایت کرتی ہے، کیونکہ سائنسی طریق تحقیق ، جواس بات پرزوردیتا ہے کہ مشاہدہ کے نتائج کویاسائنسی طریق تحقیق کی جائے ، اس کا مقصد یہی ہے کہ اشیاالی کوکائل احتیاط سے اخذ کیا جائے اور انتہائی طور پر درست کرنے کی کوشش کی جائے ، اس کا مقصد یہی ہے کہ اشیاالی ہی نظر آئیں جیسی کہ وہ در حقیقت ہیں۔ (۹)

اشیا کوان کی اصلی حالت میں دیکھنے اور مشاہدے کے نتائج میں غلطی سے بیخے کے لیے قرآن بہ تکرار صحیفہ فطرت کے مطالعہ کی دعوت دیتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ہے: الَّذِی حَلَقَ سَبُعَ سَمُوتٍ طِبَاقًا مَا تَرِی فِی حَلَقِ اللَّهِ صَمُ اللَّهِ عَلَيْ مَنْ فَطُورٍ . ثُمَّ ارْجِعِ لَبُصَورَ کَوَّتَیْنِ یَنْفَلِبُ اِلَیْکَ الْبُصَرُ اللَّهِ صَمْلا بِعَ لَبُصَورَ کَوَّتَیْنِ یَنْفَلِبُ اِلَیْکَ الْبُصَرُ خَلِقِ اللَّهِ صَمْلا بِعَنْ تَفُولُ تِ فَارُجِعِ الْبُصَورَ فَلُورِ مِنْ لَعُلُورٍ . ثُمَّ ارْجِعِ لَبُصَورَ کَوَّتَیْنِ یَنْفَلِبُ اِلَیْکَ الْبُصَرُ خَلِقِ اللَّهِ صَمْلِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَ

تجربہ اور مشاہدہ کی انتہائی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کا ملہ پر ایمان مضبوط ہوتا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے اپنے خاص بندوں کو ،ان کے اطمینانِ قلب کی خاطر کرائے گئے مشاہدات مذکور ہیں۔مثلاً یک واقعہ حضرت ابراہیم سے متعلق ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرتِ کا ملہ پر ایمان تھا تا ہم انہوں نے اطمینانِ قلب کے لیے مشاہدہ کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ کی مردوں کو زندہ کرنے کا فقدت باہم ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر کے تھم سے چار پرندے لے کر انہیں سدھایا اور پھران کو ذن کو کر کے ان کا گوشت باہم ملا کر چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھو دیا۔ پھران کو ایک ایک کر کے آ واز دی تو وہ ان کی نگاہوں کے سامنے زندہ ہو گئے۔ (البقر ۲۱۰۰۰) دوسرا واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام سے متعلق ہے۔ انہیں بھی اللہ کی فدرتِ کا ملہ پر یقین تھا تا ہم جب انہوں نے ایک بہتی کو تجیب وغیب مناہدہ کرانے کے لیے سوہرس تک مردہ رکھا۔ پھران کو زندہ کر کے بوچھا کتی مدت تک اس حالت میں رہے ہو؟ انہیں مشاہدہ کرانے کے لیے سوہرس تک مردہ رکھا۔ پھران کو زندہ کر کے بوچھا کتی مدت تک اس حالت میں رہے ہو۔ کھا نے کو دیکھووہ بالکل نہیں مشاہدہ کرانے ور کھو گلا سے اللہ تعالی انہیں ، بلکہ سوہرس تک اس حالت میں رہے ہو۔ کھا ن کی ور تکھو ان کی ور تھو وہ بالکل نہیں ، بلکہ سوہرس تک اس حالت میں رہے ہو۔ کھا نے کو دیکھو وہ بالکل نہیں میں ۔ بیس سے پھے ہوتا د کھی کر حضرت عزیز علیہ السام کو اللہ کی قدرتِ کا ملہ پر اطمینانِ قلمی حاصل ہو گیا۔ (البقہ ہا بیس ۔ بیس سے بیٹھ ہوتا د کھی تر حضرت عزیز علیہ اللہ تعالی نے جہاں مشاہدہ اور مطالعہ کا نئات پر زور دیا اور تحر بی انخان میں دورت و ترغیب دی وہاں ا سے بندوں کو مشاہدات بھی کرائے۔ چنا نچے مشاہدہ تج بداور تدیر فی الخان کو الگائی اللہ کو اللہ کی کہ کرائے۔ چنا نچے مشاہدہ تج بداور تدیر فی الخان کو النے کا کھنان

\_\_\_\_ ماهنامه المشريعة (۲۹) فروري۲۰۱۳ \_\_\_\_

کے اعتبار سے بھی قرآن اور سائنس میں ایک واضح تعلق نظرآتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کہ قرآن سائنس کی کتاب نہیں،اس کا اصل اور بنیادی کام انسان کی ہدایت ہے۔ (۱۰) تاہم وہ جہاں انسان کو اللہ کی معرفت کا درس دیتا ہے، وہاں اللہ کی کبریائی، خلاقیت اورعلم وقدرت وغیرہ کے اظہار کے لیے اورا پنے دعووں کی حقانیت کے بوت میں کا نئات اوراس میں کارفر ما قوانین طبیعی سے تعرض کرتے ہوئے ان کے کسی نہ کسی پہلوکو بطور دلیل پیش کرتا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ کا نئات اوراس کے مظاہر کے مشاہدے اور مطالعے کی دعوت دیتا ہے۔ گویا حقیقت تک رسائی کے لیے جن چیز وں پرسائنس کا انحصار ہے قرآن بھی سے ائی تک چینچنے مطالعے کی دعوت دیتا ہے۔ گویا حقیقت تک رسائی کے لیے جن چیز وں پرسائنس کا انحصار ہے قرآن بھی سے ائی تک مینایاں اور کی غرض سے انہی چیز وں کو ذریعہ بنانے کو کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلا سفہ، علما ہے دین اور اہل سائنس کے نمایاں اور برائنس نظریہ اضافیت وی اور سائنس کے تصادم کے تصور کارد کیا اور ان کی قربت کا اثبات کیا ہے۔ مثلاً معرکہ آرا سائنسی نظریہ اضافیت وی میں ایک خاص قسم کے ذہبی احساسات پیدا کرتی ہے، یہ ایک طرح کی عبادت ہے۔ (۱۱) میر دف فرانسیسی سائنسدان، فریشن، ماہر میر سے لیے دائخ ایمان کے بغیر اصلی سائنسدان کا تصور محال ہے۔ '(۱۲) معروف فرانسیسی سائنسدان، فریشن، ماہر امراض قلب اور فرانس کی میڈ یکل ایسوسی ایشن کے سابق صدر ڈاکٹر مور ایس کا کھیے ہیں:

"It comes as no surprise, Therefore, to learn that religion and science have always been considered to be twin sisters by Islam and that today, at a time when science has taken such great strides, they still continue to be associated." (13)

''اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ اسلام نے ند ہب اور سائنس کو ہمیشہ چڑواں بہنیں تصور کیا ہے۔ آج بھی، جب کہ سائنس ترقی کی انتہا وں کوچھور ہی ہے، وہ ایک دوسرے کے قدم بقدم ہیں۔''

سائنس کے تناظر میں اسلام کی تھانیت پر بات کرنے میں مور ایس بکائی چونکہ بہت مشہور ہیں اوران کا عام حوالہ دیا جاتا ہے اس لیے میر ہے بعض سائنس مخالف دوست اسے بنی میں اڑا نے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کے پاس آ جا کہ یہی حوالہ ہے، میں ان دوستوں کی خدمت میں عرض کرنا چا ہتا ہوں کہ ان کا بیدخیال قلت مطالعہ یا سائنس سے تعصب کا نتیجہ ہے۔ اگروہ تحقیق کی تھوڑی ہی زحمت بھی گوارا کریں اور تعصب کی عینک اتار کردیکھیں تو آئییں معلوم ہوگا کہ مذہب اور سائنس کی قربت کا قائل صرف بکائی نہیں دنیا کے اکثر سائنسدان ہیں جتی کہ آپ کوشا کہ بی کوئی ایسا معتبر سائنسدان ملے جو مذہبی ذہن نہ رکھتا ہو۔ آئزک نیوٹن جے دنیائے سائنس کا سب سے بڑا نام سمجھا جاتا ہے ، دہریت کی مخالفت اور مذہب کے دفاع میں زوردار مضامین لکھتا رہا ہے۔ (۱۵) اس نے اپنی متعدد تحریروں میں بیا نگ دہل اقر ارکیا ہے کہ یہ کا نتات اللہ کے وجود کی ناطق شہادت ہے۔ (۱۵) فرانس بیکن ، جوسائنسی طریق تحقیق بیانگ دہل اقر ارکیا ہے کہ یہ کا نتات اللہ کے وجود کی ناطق شہادت ہے۔ (۱۵) فرانس بیکن ، جوسائنسی طریق تحقیق کے بانیوں میں سے ہے، سائنس اور مطالعہ فطرت کو کلامِ خدا کے بعد ایمان کا سب سے ثقہ ثبوت قرار دیتا ہے۔ ایمان کا سب سے ثقہ ثبوت قرار دیتا ہے۔ (۱۲) مشاہد فیک کے لیے پہلے پہل ٹیلی سکوپ استعال کرنے والامشہور سائنسدان گلیلو کہتا ہے کہ یہ کا نتات

\_\_\_\_ ماهنامه النشريعة (۳۰) فروري ۲۰۱۲ \_\_\_\_

اوراس کے سارے حقائق خدا کے تخلیق کردہ ہیں، کا ئنات اللہ کی تحریر کردہ دوسری کتاب ہے، لہذا سائنس اور عقیدہ و مذہب بھی ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہو سکتے۔(۱۷) جدیدعلم فلکیات کا بانی کمپیلر سائنس کی طرف آیا ہی اپنے مذہبی رجی نات کی بنا پرتھا، اس نے واضح کیا ہے کہ اس نے اپنی سائنسی دریافتوں سے خدا کو پایا ہے۔(۱۸)

یہ تو سائنسدانوں کے خیالات تھے۔ جہاں تک علائے اسلام کاتعلق ہے ان کے حوالے اس ہے بھی زیادہ پیش کے جاسکتے ہیں لیکن مضمون کی شکایت بنگی دامال کو لمحوظ رکھتے ہوئے میں صرف دوحوالوں پراکتفا کروں گا؛ ایک علامہ اقبال کا، جوفلسفہ اور علم دین دونوں میں مسلمہ حیثیت رکھتے ہیں اور جدید مغربی تہذیب کے بہت بڑے ناقد ہیں اور دوسرا مولا نا مودودی کا، جو بیسویں صدی کے دوران مسلمانان برصغیر میں مغربی تہذیب واقد ار کے مقابلہ میں اسلامی تہذیب اقد ار پراعتاد پیدا کرنے اورا حیا ہے اسلام کے حوالے سے ایک اہم اور نمایاں مصنف اور جانے بہچانے عالم دین ہیں۔ موخر الذکرر قبطر از ہیں: ''حقیقت سے ہے کہ سائنس کا کوئی شعبہ ایسانہیں ہے جوانسانوں کے دل میں ایمان کو گہری ہڑوں سے رائج کرنے والا نہ ہو فرکس، کیسٹری، بیالو جی، اناٹومی، اسٹر انومی غرض جس علم کو بھی دیکھیں اس میں ایسان کو پکا اور سے امون بناد سے کے لیے کافی ہیں۔ سائنس کے حقائق سے بڑھرکر میں ایسان پیدا کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ یہی تو وہ آیا ہے الی ہیں جن کی طرف قرآن بار بار توجہ دلاتا ہے۔'(19) مقدم الذکر کہتے ہیں:

"The truth is that the religious and scientific processes, though involving different methods, are identical in their final aim at reaching the most real." (20)

''واقعہ بیہ ہے کہ مذہب اور سائنس مختلف طریقِ کارا پنانے کے باوجود ،اس اعتبار سے بالکل ایک ہیں کہ دونوں کا مطمعُ نظر حقیقت ِ واقعہ تک رسائی ہے۔''

جب یہ بات واضح ہوگئ کہ قرآن کی دعوتِ مطالعہ ُ فطرت اورانفس وآ فاق سائنس کی ترقی میں بنیا دی اورا ہم کر دارا دا کرنے والی چیزیں ہیں؛ نمہ ہب سائنس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ اس کو ہمیز لگا تا ہے اوراس حقیقت کا اعتراف دنیا کے عظیم سائنسدانوں اور مفکرین نے واضح الفاظ میں کیا ہے تو اس خیال کی بھی آپ سے آپ تر دید ہوگئ کہ اسلامی فکر وتہذیب کا سائنس کی ترقی میں کوئی کر دار نہیں ۔ لہذا اس پر مزید تفصیلی دلائل کی حاجت نہیں ۔ البتہ اس تصور کا بودا پن متحق کرنے کی غرض سے اس پر بطورِ خاص چند سطور صرف کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے:

رچقیقت مسلم اورغیر مسلم مخققین نے عام شلیم کرلی ہے کہ قرونِ وسطی کے مسلمانوں کی سائنسی ترتی قرآن وحدیث کے مشاہداتی و تجرباتی اندازِ نظر کواپنانے پرزور دینے کی بنا پڑتھی، (۲۱) اور متعدد سائنسی دریافتیں مختلف شرعی ا دکام اور تقاضوں کا متیجہ تھیں؛ مثلاً الجبرا کو اسلامی قانونِ ورافت اور فلکیات، جغرافیہ، جیومیٹری اور ٹرگنومیٹری کوسمت قبلہ اور اوقات نماز معلوم کرنے کی اسلامی نقاضوں کے تحت ترتی ملی۔ (۲۲) ابن النفیس نے بخاری کی حدیث 'اللہ نے کوئی

\_\_\_\_ ماهنامه الشريعة (۱۳) فروري ۲۰۱۲ \_\_\_\_

مرض الیا پیدانہیں کیا جس کی دوا پیدا نہ کی ہو۔''کواپئی عظیم سائنسی دریافتوں کی بنیاد بنایا تھا۔اس نے خون کی دل سے پھیپھر وں کی طرف حرکت (Pulmonary Circulation) کو دریافت کیا اورا پی اس تحقیق کو حشر اجساد کے روا پی اسلامی تصور کی تا کید میں پیش کیا۔ (۲۳) مسلم کیمیا گری ، کیمسٹری اورعلم نجوم کے محرکات بھی نہ ہمی تھے۔ (۲۲ ) قر آن وصدیث کے ساتھ سائنسی علوم کی تحریک ساتھ سائنسی علوم کی تحریک ساتھ سائنسی علوم کی تحریک بیدا کی۔مثال کے طور پر طب اسلامی میں سرجری اور علم تشری الاعضا پر امام غزالی کی تصنیفات کے اثر است بیں ، جنہوں نے ان علوم کو تخلیقات خداوندی کے ادراک کے لیے استعال کرنے پر زور دیا۔ تصنیفات کے اثر است بیں ، جنہوں نے ان علوم کو تخلیقات خداوندی کے ادراک کے لیے استعال کرنے پر زور دیا۔ ماہر بین علوم و بین کی تنقید ارسطو سے تحریک پار کرد کیا تھا۔ (۲۲ ) امام غزالی نے خودار سطو کے تصور کا نئات کورد کرتے ہوئے تعریف میں کہ تحریک اہل علم میں غیر معمولی کردار کو مغربی اہل علم وقلم کو تنا کے سائنس میں غیر معمولی کردار کے مشار کرتے ہی نہاں علم میں میں تعریف کر بیا ہیں۔ (۲۲ ) امام غزالی اسلام کے دنیا کے سائنس میں غیر معمولی کردار کے ورائل میں تاثر تھا۔ (۲۲ ) بیار ہوتے ہیں۔ نے بھی نہایت وار خوالی کو تو ایوالی کو تا ہو کے اس کی سائنس میں غیر معمولی کردار کیا تھا کہ کہ بیا دورائل اسلام کی تبدیل ہوتے تاب بیر نور دیا۔ (۲۸ ) ول ڈیورال کے دیگر کا تعریف کر تج بات بیر نور دیا۔ (۲۸ ) ول ڈیورال کے دیگر کا تعدول کر تا ہے کہ مسلم کیمیا دان علم کیمیا مسلم سائنسدانوں سے متاثر تھا۔ (۲۰ ) بیاروں کو میائنسی تر وق میں اسلامی فکر وتہذیب کے کردار کا انکار تھا۔ (۲۰ ) بیادورائل نور کے کر قراد کو تنا کے کرمتر ادف ہے۔

## حواله جات وحواشي

ا۔ میں خوداس رویے اوراس کے حاملین کا سخت ناقد ہوں۔ اس ضمن میں مختلف رسائل و جرائد میں راقم کے متعدد مضامین بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثال کے طور پر'' تحقیقات اسلامی' علی گڑھ ، انڈیا، شارہ جنوری – مارچ اا ۲۰ عیس پرویز کی قرآنی فکر اور '' الشریعہ' دسمبراا ۲۰ فروری ۲۰۱۲ء میں دنیائے اسلام پر استشراقی و مغربی فکر کے اثرات پر شائع ہونے والے راقم کے تفصیلی مضامین ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

- 2. See for details: Maurice Bucaille, *The Bible, The Quran and Science*, trans. ALastair D. Pannel and Author (ND), 102.
- 3. United States of America, *Encyclopaedia Britannica* (U.S.A: Fifteenth Edition, 1986) 10/552; Gould.J.Kolb, *A Dictionary of Social Sciences* (London:Tavistock Publications, 1964),620.
- 4 Thomas Arnold, *The legacy of Islam* (London: Oxford University Press, 1983) ,11.
  - ۵۔ ڈاکٹر عبدالقادر، تاریخ سائنس (لا ہور:ادارہ تالیف وتر جمہ، پنجاب یو نیورٹی،۱۹۸۳ء)،ا۔ ۲۔ ڈاکٹر رفیع الدین،اسلام اورسائنس (لا ہور: اقبال اکادمی،میکلورڈ روڈ،۱۹۸۲ء)،ا۔

\_\_\_\_ ماهنامه النشريعة (٣٢) فروري ٢٠١٧ \_\_\_\_

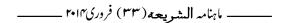
دا کرفضل کریم، قرآن اورجدید سائنس (لا بور: فیروزسنز،۱۹۹۹ء) ۳۵۰۔

۸. پروفیسرمحمودانور،جدید طبیعات کاتعارف (لا مور مجلس ترقی ادب ۲۲ کلب روژ ،۱۹۲۵ء)،ا۔

•۱۔ جولوگ سائنس کی جمایت میں غلو کر کے قرآن سے خواہ مخواہ اس کی جزئیات نکا لنے اور ہر کچے کے سائنسی تصور کو قرآن سے خواہ مخواہ اس کی جزئیات نکا لنے اور ہر کچے کے سائنسی تصور کو قرآن سے خابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہمارے نزدیک اس طرح قابل گرفت ہیں جیسے اس وقت زیر تنقید علما و دانشور۔ایک مسلمان کو نہ سائنس کے ہر نظر ہے وفرضے سے مرعوب ہو کر قرآن کو اس کے مطابق کرنے کی فکر چاہیے۔اور نہ ہی اس کے ہرتصور کو بلاوجہ اسلام مخالف سمجھ لینا چاہے۔ گویا اسے خیر و اُلا مُور دِ اَو سَسَطُهَا کے بیش نظر معتدل روبیا پنانا چاہے۔ راقم نے اس سلسلے میں اپنے ایک مضمون میں تفصیلی بحث کی ہے۔دیکھیے: ڈاکٹر محمد شہباز منج،'' فدہب اور سائنس – باہمی تعلق کی صحیح اس سلسلے میں اپنے ایک مضمون میں تفصیلی بحث کی ہے۔دیکھیے: ڈاکٹر محمد شہباز منج،'' فدہب اور سائنس – باہمی تعلق کی صحیح اس سلسلے میں اپنے ایک مضمون میں تفصیلی بحث کی ہے۔دیکھیے: ڈاکٹر محمد شہباز منج، '' نظم ۲۱، شام ۲۱، شام ۲۱، ۱۹۲۵۔

- 11. http://www.einsteinandreligion.com/religioncomments.html
- 12. http://scienceandthemedia.weebly.com/uploads/6/9/6/2/6962884/einstein\_science\_philosophy\_and\_religion
- 13. Maurice Bucaille, *The Quran and Modern Science*, (Karachi: Ashraf Publication,ND),3.
- 14. Henry M. Morris, *Men of Sciencs Men of God*(U.S.A: Master Books, 2012),31-32.
- 15. See for example: Sir Isaac Newton, *Mathematical Principles of Natural Philosophy*, trans. Andrew Motte, (Chicago:William Benton, 1952),273-7
- 16. http://www.christianity.co.nz/science4.htm
- 17. http://home.columbus.rr.com/ sciences/enlightened\_belief\_ history.htm
- 18. J.H. Tiner, *Johannes Kepler-Giant of Faith and Science* (Michigan: Mott Media, 1977),197.

- 20. Dr Allama Muhammad Iqbal, *The Reconstruction of Religious Islam* (Lahore: Hafeez Press, 1965), 195-96. *Thoughtin*
- 21. See: Laurence Bettany, "Ibn al-Haytham: an answer to multicultural science teaching.", *Physics Education 30*, no.4 (1995): 247–252;I. A. Ahmad, "The impact of the Qur'anic conception of astronomical phenomena on Islamic civilization", *Vistas in Astronomy 39*,no. 4 (1995):



395-403

22 . Owen Gingerich, "Islamic astronomy." *Scientific American 254* ,no.10 (April 1986):74;Solomon Gandz, "The Algebra of Inheritance: A Rehabilitation of

Al-Khuwarizmi." Osiris 5, (1938):319-391

- 23. Nahyan A. G.Fancy, "Pulmonary Transit and Bodily Resurrection: The Interaction of Medicine, Philosophy and Religion in the Works of Ibn al-Nafis (d. 1288)."( Electronic Theses and Dissertations ,University of NotreDame,2006), 232–3
- 24. George Saliba, A History of Arabic Astronomy: Planetary Theories During the Golden Age of Islam (New York: New York University Press,1994),60, 67–69
- 25. Emilie Savage-Smith, "Attitudes Toward Dissection in Medieval Islam." *Journal of the History of Medicine and Allied Sciences 50*, no.1:(1995): 67–110.
- 26 F. Jamil Ragep, "Tusi and Copernicus: The Earth's Motion in Context." *Science in Context 14*, no.1–2(2001):145–163
- 27. Taneli Kukkonen, "Possible Worlds in the Tahafut al-Falasifa: Al-Ghazali on Creation and Contingency." *Journal of the History of Philosophy38*,no.4(2000):479–502.
- 28. Robert Briffault, *The Making of Humanity* (London: G. Allen & Unwin, 1928), 190-202.
- 29. Will Durant, The Age of Faith (New York: Simon & Schuster, 1980), 4/162-86.
- 30. David C.Lindberg, "Alhazen's Theory of Vision and Its Reception in the West." Isis 58, no.3 (1967): 321-341.

(جاری)

\_\_\_\_ ما بنامه المشريعة (٣٢) فروري٢٠١٣ \_\_\_\_